باب۔ 18

عالم برزخ

Transitional World

- تمہید:

وہ چیز جو دو مختلف چیزوں کے درمیان حائل ہو اس طور پر کہ دونوں میں واصل یعنی Connected بھی ہو اور فاصل یعنی Disconnected بھی تو اسے برزخ کہتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا بفر زون ہوتا ہے۔ چناں چہ عالم ارواح اور عالم شہادت کے درمیان پائے جانے والے عالم کو عالم مثال یا عالم برزخ اوّل کہا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو عالم آخرت منتقل ہونے سے پہلے کچھ عرصے کے لیے قبور میں قیام پذیر ہونا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ عالم، برزخِ ثانی کہلاتا ہے۔ بعض حضرات "مثال" کا لفظ انسان کی موت سے جو پہلے ہو، اور "برزخ" کا لفظ جو موت کے بعد ہو، پر اطلاق کرتے ہیں۔

- عالم برزخ:

انسان کو مرنے کے بعد عالم برزخ میں روزِ قیامت تک رہنا ہوتا ہے۔ برزخ میں روحِ انسانی کو عالم اجساد و ناسوت یعنی اس دنیا سے ایک حد تک تعلق اور ربط باقی رہتا ہے۔ اور اِن حضرات کو دنیا والوں کی اطلاع بھی رہتی ہے۔ مگر ساتھ ساتھ ان پر ایک قسم کی روک ٹوک بھی رہتی ہے۔ جب کہ برزخ کا حال اہلِ شہادت پر بہت کم منکشف ہوتا ہے۔ عالم برزخ میں وہی لوگ رسائی پاتے ہیں جو دن میں ہزار بار مرتے ہیں۔

عالم برزخ میں نیکوں کی حالت، سرفرازی کے امیدواروں کی سی ہوتی ہے۔ اور گناہ گاروں کی حالت، گرفتار مجرموں جیسی ہوتی ہے۔ لہٰذا نیک، نیک حال رہتے ہیں۔ اور بد، بدحالی میں رہتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ کے مطابق قبر پر آنے والوں کو **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ**، یعنی سلامتی ہو تمام قبور کے رہنے والوں پر، اللہ ہماری اور آپ کی مغفرت کرے یہاں آپ لوگ پہلے پہنچے ہیں اور ہم آپ کے پیچھے ہیں، (رواہ الترمذی)، کہنے کا حکم ہے۔ اگر قبر والے سننے کے قابل نہ ہوتے تو ہمیں ایسا کرنے کا حکم نہ ملتا۔ اس بارے میں مزید یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، **لستم باسمع منهم**، یعنی نہیں ہو تم ان سے زیادہ سننے والے، (رواہ البخاری و مسلم)۔

چوں کہ برزخ بھی ایک قسم کا مثال ہے، لہٰذا اس میں اعمال متشکل ہوتے ہیں۔ اور اعمال ہی کے مطابق ان کو صورت ملتی ہے۔ مثلاً، برے اعمال والوں کو غضب الٰہی، آگ کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ سود خور، دریاے خون میں غوطے کھاتا ہے۔ غیبت کرنے والا انسان، بدبودار گوشت کھاتا ہے۔ اسی طرح نیک اعمال کی بھی صورتیں ہیں۔

اہلِ برزخ چوں کہ آزاد رہتے ہیں لہٰذا وہ عالم شہادت میں نظر آسکتے ہیں۔ لیکن یہ عالم اُن کا ٹھکانہ نہیں ہوتا لہٰذا وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہرتے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہم اپنی خیالی کیفیت کو زیادہ دیر تک قائم نہیں رکھ سکتے۔ اکثر شیاطین اور فاسق کافر جنّات، کمزور دل کے لوگوں کو مرے ہوؤں کا نام لے کر دھوکا دیتے اور گمراہ کرتے ہیں۔ کافر، کفر کی تعلیم اور دھوکا دیتے ہیں۔ ان ہی کے لیے قرآن کہتا ہے،**الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ .مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ**،یعنی جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنّات میں سے ہو یا انسانوں سے، (النّاس:5اور6)۔ اس کے برخلاف مومن، ایمان کی تعلیم اور یقین دلاتے ہیں،**الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّـٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا**،یعنی ایسے لوگ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، الانبیاء، صدیقین اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں، (النساء:69)۔

Siddiqui Publications